جناب مولانا محمد عبید اللہ عفیف

الاستفتاء

مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ دینی فریضہ ہے

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ کے ایک مولوی اور امام صاحب مرزائیوں کی حمایت کر رہے ہیں اور مسلح ہو کر ان کے جان ومال کی رکھوالی کر رہے ہیں جبکہ قوم مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر تل چکی ہے۔ سوال یہ ہے کہ مرزائی کافر ہیں یا نہیں اور ان سے تعاون کرنے والے کی از روئے شرع کیا حیثیت ہے؟ نیز یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ ظلم ہے یا ایک دینی فریضہ؟ بینوا وتوجروا!

سائل : قاری محمد نعیم ولد عبد العلیم ساکن بڑے اوڈھ متصل نارنگ منڈی شیخوپورہ

الجواب بعون الوھاب :———— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیر نظر سوال کے جواب سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کی مختصر اہمیت اجاگر کر دی جائے۔ تاکہ جواب سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

سو معلوم ہونا چاہیئے کہ عقیدہ ختم نبوت کے متعلق پوری دنیائے اسلام کی کسی دور میں بھی ہرگز دو رائیں پڑھنے اور سننے میں نہیں آئیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ختم نبوت کے سلسلہ میں کم از کم ۹۹ آیات قرآنی وارد ہیں۔ جن سے ۲۷ شہرہ آفاق مفسرین نے عقیدہ ختم نبوت کا اثبات کیا ہے اور پھر سورہ احزاب کی یہ آیت کہ :

"ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" (الاحزاب)

. . . تو ایسی نص صریح ہے کہ جس کا انکار کفر بواح ہے ۔ اور تقریباً ۲۱۰ احادیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس عقیدہ کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ــــ اور کم از کم چالیس احادیث تو ایسی ہیں کہ جو محدثین کرام کے اصول کے مطابق بالکل صحیح ہیں ۔ گویا ختم نبوت کی احادیث متواتر ہیں اور متواتر حدیث کا انکار کفر ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ کی تخریج کرنے والے محدثین عظام کی تعداد ۸۰ تک پہنچتی ہے ۔ اسی طرح متکلمین اور صوفیا حضرات نے ان آیات قرآنیہ اور دلائل حدیثیہ کی روشنی میں انقطاع نبوت پر مہر تصدیق ثبت فرمائی ہے اور اجرار نبوت کے مدعی کو کافر اور زندیق قرار دیا ہے ۔ چنانچہ ایمان کی تازگی کے لئے صرف تین صحیح اور صریح حدیثیں پیش خدمت ہیں :

۱ ۔ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست ، اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض طھوراً ومسجداً وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون (مسلم مع نووی ، ص ۱۹۹ ، ج ۱ کتاب المساجد ومواضع الصلواۃ)

کہ دوسری پانچ خصوصیتوں کے علاوہ میری چھٹی خصوصیت یہ ہے کہ میں پوری کائنات کے لئے رسول ہوں اور میرے ساتھ نبیوں کی آمد کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے ۔

۲ ۔ عن جبیر ابن مطعم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی (مسلم ص ۲۶۱ ، ج ۲ باب اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم ، بخاری ص ۵۰۱ ، ج ۱ باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

کہ . . . میرے ناموں میں سے ایک نام عاقب بھی ہے جس کا معنیٰ یہ ہے کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو ۔

۳ ۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتاً فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ

فجعل الناس یطوفون بہ ویتعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ و انا خاتم النبیین (باب خاتم النبیین بخاری ص۵۰۱ ج ۱)

کہ میری مثال اور میرے پیشرو انبیاء کی مثال ایک محل کی ہے جس کے بنانے والے نے اسے نہایت خوبصورت اور دلکش بنایا ہو مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی ہو، لوگ اس محل کو دیکھ دیکھ کر اس شگاف پر تعجب کرتے ہیں، چنانچہ میں وہ اینٹ ہوں (جس سے وہ محل مکمل ہو جائیگا) اور میں خاتم النبیین ہوں۔

اجماع امت

حضرت خلیفہ اول اور تمام صحابہ و تابعین سے لے کر آج تک امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ ختمی رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد اگر کوئی نبی نبوت تشریعی یا غیر تشریعی یا بروزی یا غیر بروزی کا دعوے کرے تو وہ نہ صرف بمصداق احادیث صحیحہ دجال اور کذاب ہے نیز پکا کافر اور زندیق ہے بلکہ واجب القتل ہے۔ یعنی ختم نبوت کی پاکیزہ اور ابدی دستاویز نیلی پیلی اور کالی یا سبز سیاہی کی مرہون منت نہیں ہے بلکہ حضرت خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارہ سو جیالوں اور ختم نبوت کے متوالوں نے بنو حنیفہ کی وادیوں میں مسیلمہ کذاب اور اس کے ۲۸ ہزار پیروکاروں کو جہنم رسید کرتے ہوئے اس مقدس دستاویز کو اپنی رگ تاک کے غیور لہو سے رقم فرمایا ہے۔ چنانچہ امام ابن جریر طبری ان شہداء کی تعداد ان لفظوں میں لکھتے ہیں:

"وھم الف ومائتی رجل من المسلمین لم یجعف لھا" (تاریخ طبری ص۲۵۴، ج ۳)

اگرچہ اجماع امت کے ثبوت کے لئے اس عظیم شہادت کے بعد مزید ثبوت کی ضرورت باقی نہیں رہتی تاہم مزید اطمینان کے لئے تین شہادتیں اور پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت امام ابن حبان رقم طراز ہیں:

"ومن ذھب الی ان النبوۃ مکتسبۃ لاتنقطع او الی ان الولی افضل من النبی فھو زندیق یجب قتلہ (زرقانی ص۱۸۸، ج ۶)

کہ نبوت کو کسبی جاننے والا زندیق اور واجب القتل ہے۔

حضرت قاضی عیاض فرماتے ہیں:

"وقد قتل عبد الملك ابن مروان الحارث المتنبی وصلبه وفعل ذالك غير واحد من الخلفاء والملوك باشباههم واجمع علماء وقتهم علی صواب فعلهم والمخالف فی ذالك من كفرهم كافر" (شفا قاضی عیاض - اكفار الملحدین ص۲۳)

علامہ سید محمود آلوسی حنفی فرماتے ہیں :

"وكونه صلی الله عليه وسلم خاتم النبيين مما نطقت به الكتاب وصدعت به السنة و اجمعت عليه الامة فيكفر مدعی خلافه ويقتل ان اصر (روح المعانی ص۶۵ ج۲۲)

شرح عقیدہ سفارینی میں ہے :

"ومن زعم انها مكتسبة فهو زنديق يجب قتله" (ص۲۷۵)

ان تمام عبارتوں کا مطلب یہ ہے کہ امت مسلمہ کا اس امر پر اجماع واتفاق ہے کہ :

۱ - نبوت اور رسالت مع تمام اقسام کے ختم ہو چکی ہے ۔

۲ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہر مدعی نبوت دجال ، کذاب ، مفتری علی اللہ ، دشمن رسول اور پکا کافر ہے ۔

۳ - اگر مدعی اپنے جھوٹے دعوے پر مصر ہے تو وہ باجماع امت واجب القتل ، گردن زدنی ہے ——— مسیلمہ كان اوغلام احمد القادیانی واتباعہ علیہم ما علیہم !

——— بلکہ بقول امام ابو حنیفہؒ مدعی نبوت سے اس کے دعویٰ کی دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے ۔

پس ان مذکورہ نصوص صحیحہ اور جمہور علمائے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی واضح تصریحات کی روشنی میں قادیانی ، لاہوری اور ربوی مرزائی کافر ، مرتد اور واجب القتل ہیں اور ان کے کفر میں شبہ کرنا بجائے خود کفر ہے ۔

اور مرزائیوں کا معاون دو حال سے خالی نہیں ،

ا - یا تو وہ درپردہ خود مرزائی ہے ۔

ب - مرزائی تو نہیں مگر دنیاوی مفادات کے تحت مرزائی کافروں کی حمایت کرنے پر مجبور ہے ۔

پس اگر وہ درپردہ مرزائی ہے تو تحقیق کرنی چاہیئے ، اگر اس کا مرزائی ہونا ظاہر ہو جائے تو پھر اسے کافر کہا جائیگا اور ایسی صورت میں اس کی امامت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

اگر وہ دنیاوی مفادات کے تحت ایسا کر رہا ہے تو اسے افہام و تفہیم کے ذریعے راہ راست پر لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر وہ پھر بھی اس ذلیل اقدام اور مجرمانہ روش سے باز نہ آئے تو پھر دینی حمیت، مذہبی غیرت اور اتحاد ملی اور وحدت فکر کے پیش نظر ان صاحب کو امامت ایسے منصب جلیلہ سے الگ کر دیا جائے کیونکہ وہ فسق کی وجہ سے امامت کے قابل نہیں رہا۔ اور وہ "لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین" صحیح حدیث کے خلاف عمل پیرا ہے۔

رہا یہ سوال کہ مرزائی ٹولے سے مقاطعہ اور بائیکاٹ کی شرعی حیثیت کیا ہے تو اس کے جواب میں ہماری دو ٹوک رائے یہ ہے کہ مرزائیوں سے بائیکاٹ کوئی سیاسی اور جذباتی فیصلہ نہیں ہے بلکہ یہ خالص مذہبی فریضہ ہے اور اس کے دلائل یہ ہیں:

کفار سے سوشل بائیکاٹ کا اعلان

مکی زندگی اہل اسلام اور خود حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتنی پرپیچ اور پرخطر تھی، یہ بات محتاج بیان نہیں۔ مصلحت وقت کا بھرپور تقاضا تھا کہ کفار مکہ کے ساتھ بائیکاٹ اور ترک موالات کی پالیسی ہنوز اختیار نہ کی جائے۔ ادھر خود کفار مکہ بھی یہ خواہش رکھتے تھے کہ کوئی ایسا سمجھوتا ہو جانا چاہیئے جس سے باہمی مقاومت اور مخاصمت ختم ہو جائے۔ چنانچہ تفسیر ابن جریر اور طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ کفار کے ایک نمائندہ وفد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ ایک سال آپ ہمارے بتوں کی عبادت کریں یا کم از کم آپ ان کی مذمت سے دست کش ہو جائیں۔ اس کے عوض ہم آپ کے معبود کی پرستش بلا شرکت غیرے کیا کریں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظروف و احوال کی پرواہ کئے بغیر فرمایا کہ وحی آنے پر آپ کی اس پیش کش کا مکمل جواب دیا جائے گا تب اللہ تعالیٰ نے سورۂ کافرون کی یہ آیات نازل فرما کر کفار کی اس پیشکش کو بالکلیہ مسترد کر دیا:

"قل یایہا الکافرون ۵ لا اعبد ما تعبدون ۵ ولا انتم عابدون ما اعبد ۵ ولا انا عابد ما عبدتم ط ولا انتم عابدون ما اعبد ۵ لکم دینکم ولی دین ۵

کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیں کہ اے کفار، میں ان چیزوں کی

عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو جکی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ آئندہ میں ان کو پوجنے والا ہوں جن کو تم پوجتے ہو اور تم بھی اس کی عبادت کرنے کو تیار نہیں جس کی میں عبادت کرتا ہوں، تمہارا دین تمہیں مبارک اور میرے لئے میرا دین ہے۔"

دین کے مخالفین سے ربط رکھنے والا ظالم ہے:

سورۂ کافرون کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری مکی صورت یعنی انعام کے اندر دین کا انکار و استخفاف کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا ناجائز اور ظلم قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

"فاذا رأیت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنہم حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیرہ واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین (سورہ انعام آیت ۶۹)

اور جب آپ ہمارے حکموں سے مسخری کرنے والے لوگوں کو دیکھیں تو جب تک وہ کوئی دوسری بات شروع نہ کریں، ان سے ہٹ رہیئے (اور ان کے ساتھ مت بیٹھئے) اور اگر شیطان آپ سے یہ حکم فراموش کرا دے تو بعد یاد آنے کے ظالموں کے ساتھ مت بیٹھئے۔"

دشمن دین (مرزائی) کے ساتھ میل جول دین دشمنی ہے!

اللہ تعالیٰ نے سورۂ انعام میں تو دین الٰہی کے مخالفوں سے میل جول کو صرف ظلم قرار دیا تھا مگر ایک مدنی سورۃ یعنی نساء میں دین دشمن عناصر کے ساتھ میل ملاپ اور نشست و برخاست کو دین دشمنی اور کفر قرار دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کے الفاظ شاہد ہیں:

وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بہا و یستہزء بہا فلا تقعدوا معہم حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلہم . . . الآیۃ

حالانکہ اس نے کتاب میں تم پر حکم نازل کر دیا ہوا ہے کہ جب تم اللہ کے حکموں سے انکار یا مسخری ہوتے سنو تو تم ان کے ساتھ مت بیٹھو جب تک وہ کسی دوسری بات میں نہ لگیں ورنہ اس وقت تم بھی ان جیسے ہو جاؤ گے۔"

کفر ہر رنگ میں بے وفا ہے :

تاریخ گواہ ہے کہ کفر کبھی اسلام کے حق میں وفادار نہیں رہا، ہاں ابن الوقتی سے کام لے کر اپنے اوچھے وار کے لئے موقع کی تلاش میں ضرور رہا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی اس گندی ذہنیت کو طشت از بام کر کے مسلمانوں کو اس سے ہوشیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا: "لا یرقبون فی مومن الا ولا ذمۃ واولئک ھم المعتدون" (آیۃ ۱۰ سورۂ توبہ)

"کہ مسلمانوں کے حق میں ان (کفار) کو نہ تو رشتہ کا لحاظ ہوتا ہے، نہ وعدہ کی پابندی (بیشک یہی زیادتی کرنے والے ہیں"

کافر برادری سے تعلق رکھنا ظلم ہے :

"یاایہا الذین آمنوا لا تتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظالمون" (التوبہ)

مسلمانو! یہ بھی ضروری ہے کہ اگر تمہارے باپ، بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں تو ان سے بھی مودت نہ رکھو۔ جو لوگ تم میں سے ایسے لوگوں سے دوستی رکھیں گے تو وہی ظالم ہوں گے۔

دین پر قرابت اور کاروبار کو ترجیح دینا عذاب الٰہی کا باعث ہے :

"قل ان کان آباءکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین" (سورہ توبہ، آیۃ ۲۴)

"آپ فرما دیجئے کہ اگر آپ کے باپ، بیٹیاں، بھائی بند، بیویاں اور کنبے برادری والے نیز مال و اسباب جو تم نے کمائے ہیں اور تجارت جس کے خسارے سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو (یہ سب کچھ) تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پسند اور مرغوب ہیں تو صبر کرو، جب تک خدا (تمہاری ہلاکت کے لئے اپنا حکم بھیجے اور (جان رکھو) کہ اللہ بدکاروں کو توفیق خیر نہیں دیا کرتا"

کفار سے بائیکاٹ رضا الٰہی ہے :

مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ کے دین کو قائم کرنے میں کسی بڑی سے بڑی قربانی کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے مقدس مشن کی تکمیل کے لئے برادری کے بتوں کو بھی پاش پاش کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا۔ جنگ بدر کی تاریخ گواہ ہے کہ اسلام کے نامور جرنیل حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ عبداللہ بن جراح کو اور حضرت عمر فاروق نے اپنے ماموں عاص بن ہشام اور حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر نے اپنے بھائی عبید بن عمر کو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا زاد بھائیوں عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ کو جہنم واصل کیا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے جگر گوشہ عبدالرحمان کے مقابلہ پر آمادہ ہونے سے باز نہ آئے ؎

ایسے کہاں ملیں گے فرخندہ طبع لوگ
افسوس کہ تجھے میر سے صحبت نہیں رہی

سورۂ مجادلہ کی یہ آیت انہی نیک نہاد لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی کہ :

"لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ

. . . . . الا ان حزب اللہ ھم المفلحون"

آپ ایسی قوم نہ پائیں گے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہوں اور (اس کے باوجود) وہ ان لوگوں سے محبت کریں جو اللہ اور اس کے رسول سے عناد رکھتے ہوں چاہے وہ ان کے باپ دادا ہوں یا بیٹے، پوتے اور بھائی بند یا کنبہ برادری ہوں، یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر رکھا ہے اور ان کو اپنی روح سے قوت بخشی ہے، ان کو باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی (یہ مومن لوگ) ان (باغوں) میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوگا اور یہ اللہ سے راضی، یہی لوگ اللہ والے ہیں اور یاد رکھئے اللہ والے ہی (عذاب سے) نجات پائیں گے"

مندرجہ بالا واضح نصوص کی روشنی میں ایک مخلص مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ امت مرزائیہ سے زندگی کے ہر شعبہ میں مقاطعہ (بائیکاٹ) کرے۔ اور مرزائیوں سے